

زاہد منیر عامر *

ماریشس میں اردو

زاہد منیر عامر ۱۰۹

ماریشس بحر ہند میں واقع ایک چھوٹا جزیرہ ہے۔ ۷۲۰ مربع کلومیٹر کے اس جزیرے میں ایک درجن سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ماریشس میں اردو کی موجودگی اٹھارویں صدی کے آخری دہے سے بتائی جاتی ہے اور اس کا ثبوت یہاں کی الاقصیٰ مسجد میں پائی جانے والی ایک قبر کا اردو کتبہ ہے، یہ مسجد انیسویں صدی کے آغاز یعنی ۱۸۰۵ء میں تعمیر ہوئی تھی۔^۱

اہل وطن کے لیے یہ بات خوش کن ہوگی کہ یہاں اردو زبان و ادب کا اچھا خاصا ماحول ہے لیکن بد قسمتی سے ہماری حکومتیں اس ماحول سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھا سکی ہیں جب کہ ہمارے پڑوسی ملک کی جانب سے یہاں اردو کے فروغ و ترقی کے لیے غیر معمولی طور پر اہتمام کیا جاتا ہے۔ سبب جو بھی ہو ایک درجن سے زیادہ زبانوں کے جھوم میں اردو کا اپنا مقام بنالینا قابلِ داد بات ہے اگرچہ بعض حلقے یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ ماریشس میں عام طور سے بولی جانے والی ”کریول“ کے قومی زبان کا درجہ پالینے سے اردو کے مستقبل کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ جب یہاں فرانسیسی آئے تو اپنی زبان بھی ساتھ لائے تھے۔ فرانسیسی تو چلے گئے لیکن ان کی زبان نے بھوجپوری کے ساتھ مل کر ایک نئی شکل اختیار کر لی۔ اردو انگریزی تامل اور تیلگو نے بھی اس نئی زبان کی تشکیل میں اپنا حصہ ڈالا جسے اب ”کریول“ کہا جاتا ہے اور یہی اب یہاں کی مقامی زبان ہے لیکن راقم الحروف کا خیال ہے کہ اردو کی داخلی قوت

اسے زندہ رکھے گی۔ اس کا اظہار ایک تو یہاں اردو سے محبت کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد سے ہوتا ہے دوسرے ان اداروں اور اخبارات و جرائد سے جو خود کو اردو کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں۔ یہاں اردو زبان کی مطبوعات اس سطح پر پہنچ گئی ہیں کہ کچھ عرصہ قبل مارٹش کا پہلا اردو ناول بھی شائع ہو گیا ہے جس کا نام اپنی زمینی زمین ہے۔ مصنف عنایت حسین عیدن ہیں۔^۲ عنایت حسین صاحب کی کچھ اور کتابیں بھی دیکھنے کا موقع ملا۔

مارٹش میں افسانوی ادب کے حوالے سے عنایت حسین عیدن صاحب اس سے پہلے بھی اپنی تخلیقات پیش کر چکے ہیں۔ بھوجپوری کے اردو سے اختلاط کے ساتھ ہی مارٹش میں اردو ناول کا بھی آغاز ہو گیا تھا۔ گذشتہ صدی کی دوسری اور تیسری دہائیوں میں ہندوستانی تھیٹر یکل کمپنیوں نے مارٹش میں ڈرامے اسٹیج کیے جس کے بعد مارٹش میں اپنی تھیٹر یکل کمپنیاں وجود میں آئیں جن کا سحر اس وقت تک جاری رہا جب فلم نے تھیٹر کی بساط لپیٹ دی تاہم یہ روایت جاتے جاتے بھی اپنے آثار یا دگار چھوڑ گئی۔ ۱۹۷۲ء میں مارٹش میں یوتھ ڈراما فیسٹول منایا گیا جس کے بعد اردو ڈرامے کی جانب از سر نو توجہ ہوئی اور خوابیدہ اسٹیج نے بھی ایک بار پھر انگڑائی لی۔ ڈرامے اور اسٹیج کی دنیا میں پاکستانی ڈرامے نے اپنا جادو جگایا لیکن جلد ہی مقامی معاشرت کے تقاضوں نے مقامی ڈراموں کی ضرورت کا احساس اجاگر کیا۔ اس ضرورت نے عنایت حسین عیدن کے قلم کے لیے مہمیز کا کام کیا اور انھوں نے متعدد ڈرامے تحریر کیے۔ ”زندہ گزٹ“ ان کا ایک مشہور ڈراما ہے، ”زندہ گزٹ“ کے ساتھ ان کے ”شستہ اور صحت مند تفریح“ فراہم کرنے والے^۳ دیگر ڈراموں کو ملا کر ان کے ڈراموں کا ایک مجموعہ شائع ہو چکا ہے جس کے کردار بقول مصنف وہ زبان بولتے ہیں ”جو مارٹش میں بولی جاتی ہے“ مصنف نے اردو سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

میں اہل زبان نہیں ہوں لیکن اردو میرے وجود کا ایک اہم حصہ ہے مارٹش میں ہمارا ساتھ کئی زبانوں سے بیک وقت ہوتا ہے انگریزی سرکاری زبان ہے تمام اخبارات فرانسیسی زبان میں شائع ہوتے ہیں۔ عوام میں راجے کی زبان کرپولی اور بھوجپوری ہے۔ اردو زبان مسلمانوں کی آبائی زبان مانی جاتی ہے اور اس کی درس و تدریس کا انتظام اسکولوں میں ہے۔ لوگ بڑی حد تک اردو سمجھ لیتے ہیں اور ضرورت

پڑنے پر اسے بول بھی لیتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں مقامی لفظوں کا بھی استعمال
اردو زبان میں ہو جاتا ہے۔^۴

مارشس کی اردو دنیا میں عیدن صاحب کی کچھ اور خدمات بھی ہیں جن میں میر تقی میر کی
غزلوں کا ایک انتخاب اور انگریزی ترجمہ و تعارف^۵ اور *Urdu Studies in Mauritius*^۶ شامل
ہیں۔ اپنی زمین کا موضوع ان مزدوروں کی زندگی ہے جنہیں انگریز گھنے کے کھیتوں میں کام کرنے
کے لیے ہندوستان سے جہازوں میں بھر کر لے گئے تھے۔ ناول کا مرکزی کردار الیاس اپنے ساتھیوں
کے ساتھ مل کر ایک نئی زندگی اور نئے معاشرے کی بنیاد ڈالتا ہے۔ اس کا عزم، ہمت اور زندگی کو تسخیر
کرنے کی تمنا اسے بالآخر ایک نئی دنیا تشکیل دینے میں کامیاب کر دیتے ہیں۔ وہ بھی دوسرے بہت سے
مزدوروں کی طرح کا ایک مزدور ہے لیکن وہ زندگی کو اپنی نظر سے دیکھتا ہے اور کامیاب رہتا ہے۔
مصنف نے ناول کی تصنیف کے لیے مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ میں محفوظ ریکارڈز سے تلاش کردہ تاریخی
سچائیوں کے گرد افسانوی تانے بانے بن کر یہ بیانیہ تیار کیا ہے۔ اور بقول مصنف:
چونکہ اس ناول کو تارکین وطن کی نسل کے ایک نمائندے نے لکھا ہے اس لیے اس میں
آپ جتنی کا انداز بھی شامل ہو گیا ہے^۷

تاہم یہ ناول مارشس کی اس نسل کی داستان نہیں ہے جس نے اوّل اوّل مارشس کی بے
آباد سر زمین کو زندگی عطا کی تھی۔ یہ مارشس میں آکر پہلے سے جاری زندگی کو آگے بڑھانے والی نسل کی
کہانی ہے۔ زبان و بیان کا معیار بہت اچھا نہیں لیکن بہت برا بھی نہیں البتہ بار بار فرامیسی عبارت،
کہانی کے تسلسل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ اگر مصنف ان کی جگہ بھی اردو ہی لکھتے تو عبارت زیادہ
رواں ہو جاتی۔ اس ناول کا اجرا غالب اکادمی دہلی میں کیا گیا اور اس تصنیف پر اردو اسپیکنگ یونین
مارشس کی جانب سے مصنف کو ۲۰۱۱ء کا امتیاز اردو ایوارڈ دیا گیا ہے۔^۸

مارشس میں اردو کے حوالے سے احمد عبداللہ احمد صاحب (پ ۱۹۲۸ء) کا نام بھی اہم ہے،
ایک اردو تصنیف چند تقریریں چند تحریریں بھی ان سے یادگار ہے۔ یہ مختصر کتاب ۱۹۹۶ء میں
مارشس سے شائع کی گئی اگرچہ اس کی طباعت لاہور ہی میں ہوئی ہے۔^۹ دیباچہ رضا علی عابدی صاحب

کا لکھا ہوا ہے اور کتاب میں صاحب کتاب کی مختلف کانفرنسوں مثلاً عالمی اردو کانفرنس، غالب کانفرنس، شام غزل اور میلاد النبی وغیرہ موضوعات پر کی گئی تقریریں اور ہندوستان سے مارٹس آنے کا ایک روزنامہ، اقبال پر ایک مضمون، ایک غزل اور دو نظمیں شامل ہیں۔ سادہ سی کتاب ہے سادہ سی تحریریں۔ آخر میں مصنف کی تصویریں البتہ رنگین ہیں۔ عبدالوہاب فوٹون صاحب (۱۹۱۱ء-۱۹۹۰ء) بھی مارٹس کے ایک اردو مصنف ہیں انھوں نے فرانسیسی مصنف Jacques-Henri Bernardin de Saint-Pierre (۱۷۳۷ء-۱۸۱۴ء) کے افسانے ”Paul et Virginie“ (”پال اور ورجینی“) کو اردو میں منتقل کیا یہ افسانہ پہلی بار ۱۷۸۸ء میں فرانس سے شائع ہوا تھا جس کے متعدد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں، انگریزی اور ہندی بھی ان زبانوں میں شامل ہیں۔ فوٹون صاحب کا اردو ترجمہ ان کی کتاب اور کاروان پڑھتا عجیب میں شامل ہے۔^{۱۰} جزیرہ ماریشس میں ایک نئی تحریک کی کہانی بھی ان کی ایک تصنیف ہے لیکن یہ ہمیں دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

مطبوعات کے ساتھ سراغ لگانے پر، مارٹس میں اردو مخطوطات بھی تلاش کیے جاسکتے ہیں ہمیں مارٹس کے سفر کے دوران ایک اردو خطی نسخے کا سراغ بھی ملا۔ یہ نسخہ مارٹس کے ایک اردو شاعر محمد اسماعیل فدوی کا ہے۔ اردو شاعری کی تاریخ میں بہت سے فدوی پائے جاتے ہیں مثلاً شاہ محسن فدوی لاہوری تلمیذ شاکر ناجی^{۱۱}، مرزا محمد علی فدوی عرف مرزا بھجو^{۱۲} وغیرہ۔ حکیم قدرت اللہ قاسم نے اپنے تذکرہ شعراۓ اردو میں پانچ فدویوں کا ترجمہ درج کیا ہے جن میں مذکورہ دو فدویوں پر تین مستزاد ہیں؛ مرزا عظیم بیگ فدوی^{۱۳}، میر فضل علی فدوی جہان آبادی^{۱۴}، مرزا فدوی نو مسلم تلمیذ شاہ صابر علی۔^{۱۵} مارٹس جا کر اردو کے ایک اور فدوی کا پتا چلا۔ یہ محمد اسماعیل خلیفہ فدوی ہیں جن کے کلام کا ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء کا مکتوب خطی نسخہ مارٹس میں ان کے پڑپوتے اسماعیل کرامت علی کے پاس محفوظ ہے۔ یہ ۱۱×۱۷ سینٹی میٹر سائز کے ۱۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ ناقص الاول قلمی نسخہ ہے۔ (شروع کے چھ صفحات غائب ہیں) شاعر کے نام کی حامل تین سینٹی میٹر اور چار سینٹی میٹر قطر کی مدور مہریں ثبت ہیں، شاعر اچھا خاصا ہے۔ مارٹس کو مورس لکھتا ہے اس زمانے کے ہندوستانی مہاجروں میں اس جزیرے کا یہی نام رائج تھا۔ گو رسما پڑھا لکھا نہیں لیکن کھڑی بولی، بھوچوری اور ہندی سے واقف

ہے۔ عربی، فارسی روایت سے بھی آگاہ ہے اور آیات و اقوال کو اقتباس کرتا ہے۔ املائی خصوصیات وہی ہیں جو اس دور کے قلمی نسخوں میں پائی جاتی ہیں یعنی نون غنہ کی جگہ اعلان نون، ہائے مخلوط کی جگہ ہائے ملفوظ وغیرہ۔ نمونے کے طور پر کچھ اشعار ملاحظہ ہوں ہم نے ان کا املا تبدیل کر کے زمانہ حاضر کے مطابق کر دیا ہے:

وضو کہاں کا، نماز کیسی، قعود کس کا، قیام کیا ہے
ہے دل میں جس کے صنم کی صورت، پھر اس کا سجدہ سلام کیا ہے

.....

قلمی نسخے میں حضرت علیؑ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی مدح میں بھی کلام موجود ہے اور نعتیں بھی ہیں، ایک نعتیہ شعر ملاحظہ ہو:

ملن کی آسا لگی ہے پیتم جیا نہیں مورلیں میں لگت ہے
اٹھاؤں بستر چلوں مدینہ ارادہ مدت سے ہو رہا ہے
ایک اور نعت کا شعر ہے:

توری منق کرت ہوں میں شام یہ ذرا پہنا میں درس دکھاؤ مجھے
مورا مورلیں میں جیو نہ لاگت ہے اس ملک عرب میں بساؤ مجھے
ایک مسلسل غزل کے اشعار:

کہاں لے جاؤں دل دونو جہاں میں سخت مشکل ہے
یہاں پریوں کا مجمع ہے وہاں حوروں کی محفل ہے
مرا دل لے کے شیشے کی طرح پتھر پہ دے مارا
میں کہتا رہ گیا ظالم مرا دل ہے مرا دل ہے
جو دیکھا عکس آئینے میں اپنا، بولے جھنجھلا کر
ارے تو کون ہے ہٹ سامنے سے کیوں مقابل ہے
مری تربت پہ اک ٹھوکر لگائی اور فرمایا
قیامت آگئی اٹھ سونے والے کیسا غافل ہے
ہزاروں دل مسل کے پاؤں سے جھنجھلا کے فرمایا

لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کون سا دل ہے
سوال بوسر پر کیوں جھڑکیاں دیتے ہو فدوی کو
فلا تہر کلام اللہ میں آیا ہر سائل ہے

خطی نسخے سے متعلق معلومات ہمیں عنایت حسین عیدن صاحب کے مضمون ”A valuable Urdu Manuscript“^{۱۶} سے ملی ہیں۔ اگر یہ قلمی نسخہ مرتب کر کے شائع کر دیا جائے تو کلاسیکی اردو شعرا کی فہرست میں ایک قابل توجہ شاعر کا اضافہ ہو جائے گا۔

مارٹش میں اردو شاعری کا یہ سفر جس کا سرا فدوی سے جاملتا ہے ہنوز جاری ہے اور یہاں اردو شعرا کی ایک قابل لحاظ تعداد موجود ہے۔ ان میں سے ایک اہم شاعر قاسم ہیرا ہیں جن کے مجموعہ کلام نارسائی میں زندگی بھی ہے اور ظالم استعمار کے ہاتھوں اپنے آبا کی ذلت کا غم بھی۔ اگرچہ ہیرا صاحب نے یہ کہا ہے کہ:

اس (مجموعے) کی اہمیت محض اس بات میں مضمر ہے کہ یہ اردو کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو مارٹش میں باقاعدہ شائع ہو رہا ہے اور اس سے اس بات کی نشان دہی ہوتی ہے کہ اگر کوئی ایسی زبان میں طبع آزمائی کرے جو اس کی مادری زبان نہ ہو تو نتیجہ کس قدر عبرت انگیز ہو سکتا ہے۔^{۱۷}

تاہم ان کے اشعار اس انکسار کی مکمل تائید نہیں کرتے، دیکھیے:

مری تہذیب میرے باپ دادا کی امانت ہے
بھلا میں بھول سکتا ہوں کبھی اس داغِ ذلت کو
مرے اجداد نے ڈھویا ہے جس کو اپنی بیٹیوں پر
بھلا دوں کس طرح میں ان لٹیروں کے مظالم کو^{۱۸}

مارٹش کے اردو شعرا ہوں یا نثر نگاران کی تخلیقات زیادہ تر ہندوستان سے شائع ہوئی ہیں، پاکستان سے شائع ہونے والی صرف ایک کتاب دیکھی۔ یہ محمد طاہر دمن مرحوم کا مجموعہ کلام تلاشِ پیہم ہے جسے اگرچہ شاعر نے خود شائع کیا ہے تاہم اس کی طباعت لاہور میں ہوئی^{۱۹}۔ آرٹ پیپر آرائشی ٹیل بوٹوں کے ساتھ عمدہ معیار کی رنگین طباعت کا حامل یہ مجموعہ سید نفیس شاہ صاحب کی خطاطی

کے نمونوں سے مزین ہے۔ کتاب کا نام بھی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے اعجازِ رقمِ قلم کا نتیجہ ہے۔ شاعری، شاعر موصوف کے خیالات کی طرح بہت سادہ ہے دینی اور ملی رنگ نمایاں ہے۔ دیباچوں میں ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کی تقریظ بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طاہر دومن صاحب رابطہ ادب اسلامی کی عالمی کانفرنس کے موقع پر اکتوبر ۱۹۹۷ء میں پاکستان تشریف بھی لائے تھے۔^{۲۰}

مارشس میں شائع ہونے والے دوسرے اردو مجموعہ ہائے کلام میں: لب ساحل صابر گوڈ، سعید لا حاصل سعید میاں جان، غزلیات نادان عبدالقاسم علی محمد^{۲۱} زخم کہن سعید میاں جان^{۲۲} شامل ہیں۔ مارشس میں اردو کی خوشبو کتب تک محدود نہیں بلکہ یہاں سے اردو میں رسائل بھی شائع ہوتے ہیں۔ ایسے اخبارات میں اردو اسپیکنگ یونین کا اخبار صدائے اردو بھی شامل ہے۔ یہ بارہ صفحات کا ایک ذولسانی موقت خبرنامہ ہے۔ سرورق آرٹ پیپر پر چھپتا ہے اور زیادہ خبریں مارشس میں اردو کے فروغ کے لیے کام کرنے والے اداروں اور اصحاب کی ہوتی ہیں۔ دیگر اردو رسائل و جرائد جن کا علم ہوسکا، یہ ہیں: جستجو (نیشنل اردو انسٹی ٹیوٹ)، صدائے جنوب (مسلم لٹریچر سرکل کجاب) اور الہلال (مسلم لٹریچر سرکل کجاب)۔

مارشس کا اسٹیٹ ٹیلی ویژن ایم بی سی (مارشس براڈ کاسٹنگ) ہے جس سے اردو پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ خبریں، ڈرامے، قوالیاں، گانے، اس چینل پر آپ سب کچھ اردو میں سن سکتے ہیں۔ یہی حال مارشس کے سرکاری ریڈیو کا بھی ہے، اس سے بھی آپ ہر وقت اردو نشریات سن سکتے ہیں بلکہ اس کی اردو نشریات انٹرنیٹ پر بھی سنی جاسکتی ہیں۔ اردو اسپیکنگ یونین کی لائبریری میں موجود کتب ہندوستان کے مختلف اشتاعتی اداروں کی شائع کردہ اور حکومت ہندوستان کی فراہم کردہ ہیں۔ ہمارے ہاں کے مصنف اور ناشر وہاں دکھائی نہ دیے۔ اردو اسپیکنگ یونین، حکومت مارشس کی سرپرستی میں کام کرنے والا ایک ادارہ ہے جسے سالانہ سرکاری گرانٹ ملتی ہے۔ اسی طرح ہندی تلگو اور تامل وغیرہ کی ترقی و فروغ کے لیے بھی یونینز قائم ہیں انھیں بھی سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ اردو کے لیے اس یونین کے علاوہ بھی کچھ ادارے کام کر رہے ہیں جن میں: نیشنل اردو انسٹی ٹیوٹ، انجمن ترقی اردو، مسلم لٹریچر سرکل کجاب، عربک اینڈ اردو اکیڈمی، انجمن فروغ اردو اور پاکستان کلب شامل ہیں۔

حوالے

- * پروفیسر اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔
- ۱۔ الاقصیٰ مسجد کے بارے میں تفصیلات کے لیے ممتاز امریش کی درج ذیل کتاب دیکھی جاسکتی ہے:
ممتاز امریش، *History of the Muslims in Mauritius* (مارشس: ELP Ltee Vacoas پبلشرز، ۱۹۹۴ء)،
ص ۵۴-۱۸۵۔
- ۲۔ عنایت حسین عیدن، اپنی زمین (دلی: انٹرنیٹ کیشنز، ۲۰۱۱ء)، کل صفحات ۳۰۰۔
- ۳۔ احمد قاسم ہیرا، ”پیش لفظ“ زندہ گزرت اور دیگر یک دلی اردو ڈرامے از عنایت حسین عیدن (مارشس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۹ء)، ص IV۔
- ۴۔ عنایت حسین عیدن، ”دوبارہ“ زندہ گزرت اور دیگر یک دلی اردو ڈرامے، محملہ بالا، ص ۷۔
- ۵۔ عنایت حسین عیدن، *Mir Taqi Mir's Ghazals (An Introduction)* (نیو دلی: انٹرنیٹ کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۸ء)، ص ۶۷۔
- ۶۔ عنایت حسین عیدن، *Urdu Studies in Mauritius* (نیو دلی: انٹرنیٹ کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۶ء)، ص ۱۳۰۔
- ۷۔ عنایت حسین عیدن، اپنی زمین، ص ۳۔
- ۸۔ ”اور یہ“ صدائے اردو اور اس کی اشاعت (جنوری ۲۰۱۱ء)، ص ۱۔
- ۹۔ احمد عبداللہ احمد، چند تقریریں چند تحریروں (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء)، کل صفحات ۶۴۔
- ۱۰۔ عبد الوہاب فوٹان، اور کاروان بڑھتا گیا (طبع وسرمد اردو)۔
- ۱۱۔ قاسم نے انہیں فدوی لاہوری نو مسلم سے میز کرنے کے لیے فدوی قدیمی لاہوری لکھا ہے۔ دیکھیے: حکیم قدرت اللہ قاسم،
مجموعہ نغز، مرتبہ حافظ محمود شیرانی، جلد ۲ (دلی: پیشل اکادمی، ۱۹۷۳ء)، ص ۳۷؛ ان کا تذکرہ اکثر تذکروں میں ہے۔
تفصیل کے لیے: احمد علی خاں بیک، دستور القصص (رام پور: ہندوستان پریس، ۱۹۴۳ء)، ص ۷۷۔
- ۱۲۔ محمد مصطفیٰ خاں شیفتہ، تذکرہ مخلصین بے حیل مرتبہ کلب علی خاں فائق رام پوری (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء)،
ص ۳۸۰۔
- ۱۳۔ قاسم نے لکھا ہے ”مخلص پنج شخص می شناسم“ مجموعہ نغز، محملہ بالا، ص ۳۷۔
- ۱۴۔ ایضاً، ص ۳۹۔
- ۱۵۔ یہی فدوی لاہوری نو مسلم جس شخص قاسم نے نہایت خراب الفاظ میں یاد کیا ہے۔ ایضاً، ص ۳۹، ۴۰۔
- ۱۶۔ *Urdu Studies in Mauritius*، محملہ بالا، ص ۱۱۷۔
- ۱۷۔ احمد قاسم ہیرا، ”معذرت نامہ“ ذارساقتی (موکا مارشس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۱ء)، ص ۱۰۰۔
- ۱۸۔ ایضاً، ص ۱۔
- ۱۹۔ محمد طاہر دوکن، تلاش بیہیم مرتبہ مولانا غلام مصطفیٰ حسن (لاہور: عکاظ پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۳ء)، کل صفحات ۱۵۲۔
- ۲۰۔ ریاض مجید، ”تقریر“ نہ تلاش بیہیم، ص ۲۶۔

- ۲۱۔ عبد القاسم علی محمد، غزلیات نذان (دہلی: کتابی دنیا، ۲۰۰۸ء)، کل صفحات ۱۰۲۔
 ۲۲۔ سعید میاں جان، ترجمہ کہیں (روزِ نل مارٹس: انجمن فروغ اردو، سترمارو)، صفحات ۸۴۔

مآخذ

- احمد احمد عبد اللہ۔ چند تقریریں چند تحریریں۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء۔
 ”اداریہ“۔ صدائے اردو اردو اکادمی، یونین کی اشاعت (جنوری ۲۰۱۱ء)۔
 امریش، ممتاز۔ *History of the Muslims in Mauritius*۔ مارٹس: ELP Ltee Vacoas پبلشرز، ۱۹۹۴ء۔
 جان، سعید میاں۔ ترجمہ کہیں۔ روزِ نل مارٹس: انجمن فروغ اردو، سترمارو۔
 دوکن، محمد طاہر۔ تلاش پیہم۔ مرتب مولانا غلام مصطفیٰ حسن۔ لاہور: عکاظ پرچنگ پریس، ۲۰۰۳ء۔
 شیخ، محمد مصطفیٰ خاں۔ تذکرہ مکتبہ بنی حار۔ مرتب کلب علی خاں فائق رام پوری۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء۔
 عیدن، عینایت حسین۔ ماہی زمین۔ دہلی: انٹارپبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء۔
 _____۔ زندہ گزٹ اور دیگر یک باہی اردو ڈرامے۔ مارٹس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۰ء۔
 _____۔ *Mir Taqi Mir's Ghazals (An Introduction)*۔ نیو دہلی: انٹارپبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۸ء۔
 _____۔ *Urdu Studies in Mauritius*۔ نیو دہلی: انٹارپبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۶ء۔
 فوٹن، عبد الوہاب۔ اور کاروان بڑھتا گیا۔ مطبع وسرمارو۔
 قاسم، حکیم قدرت اللہ۔ مجموعہ نغز۔ مرتبہ حافظ محمود شیرانی۔ جلد ۲۔ دہلی: پیش اکادمی، ۱۹۷۳ء۔
 مجید، ریاض۔ ”تقریر“۔ تلاش پیہم۔ مرتب مولانا غلام مصطفیٰ حسن۔ لاہور: عکاظ پرچنگ پریس، ۲۰۰۳ء۔
 محمد عبد القاسم علی۔ غزلیات نذان۔ دہلی: کتابی دنیا، ۲۰۰۸ء۔
 ہیرا، احمد قاسم۔ ”پیش لفظ“۔ زندہ گزٹ اور دیگر یک باہی اردو ڈرامے۔ از عینایت حسین عیدن۔ مارٹس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۰ء۔
 _____۔ ”معذرت نامہ“۔ نارسائی موکا مارٹس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۱ء۔
 یکن، احمد علی خاں۔ دستور القصاحمت۔ رام پور: ہندوستان پریس، ۱۹۴۳ء۔